بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مرثیہ

## در احوال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

و

## شہادت ہمشکل احمد مجتبیٰ حضرت علی اکبر علیہ السلام

مطلع

سرمایۂ کن۔ حاصل خلقت ہیں محمدؐ

نوٹ:۔ یہ مرثیہ حسب ذیل شعر کی روشنی میں ملاحظہ ہو

جو معجزے اوروں کو ملے تا بہ مسیحاؑ
سرکار رسالت نے وہ سب پائے ہیں تنہا

مصنفہ

ڈاکٹر، سید منظور مہدی منظور۔ رائپوری

تیرتھ داس روڈ۔ آف فریر روڈ نزد حبیب بینک کراچی

مطبوعہ:۔ جاوید پریس کراچی سنہ ۱۹۶۵ء (جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ۔)

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مرثیہ

۱

سرمایۂ کن - حاصلِ خلقت ہیں محمدؐ
آغازِ ازل حق کی شہادت ہیں محمدؐ
معراجِ صفاتِ بشریت ہیں محمدؐ
آئینۂ انوارِ مشیّت ہیں محمدؐ
ما بعد خدائے ازلی نورِ نبیؐ ہے
توحید کا عنوانِ جلی - نورِ نبیؐ ہے

۲

مہر و مہ و انجم کی ضیا نورِ محمدؐ
تابندگیٔ ارض و سما نورِ محمدؐ
تنویرِ سرِ عرشِ علیٰ نورِ محمدؐ
تخلیق میں ہمراہ خدا نورِ محمدؐ
بالواسطہ اک حکم خدائے ازلی ہے
قرآں نے کہا امر جسے - نورِ نبیؐ ہے

۳

سنگ و شجر و خشکی و تر - نورِ محمدؐ
تخم و ثمر و شاخ و شجر نورِ محمدؐ
حور و ملک و جن و بشر نورِ محمدؐ
عرش و فلک و عالم و زر نورِ محمدؐ
ذی روح بھی بیجان بھی بہم ہوئے پیدا
اک نورِ محمدؐ سے دو عالم ہوئے پیدا

۴

ہے علم بھی اک نور - نبیؐ علم کا پیکر
یہ علم کا پیکر ہیں - یہی علم کا جوہر
ظاہر میں بھی - باطن میں بھی یہ علم سراسر
خالق کے سوا علم میں یہ سب سے ہیں بڑھکر
ہاں پوچھ لو - لوح و قلم و عرشِ علیٰ سے
بے واسطہ علم آپ نے پایا ہے خدا سے

۵

خالق نے حجابوں میں سرِ عرش پڑھایا
پڑھنا بھی سکھایا - انہیں لکھنا بھی سکھایا
جو حق سے پڑھا - پڑھ کے ملائک کو سنایا
پڑھتے ہی نہیں - لوح پہ لکھ لکھ کے بتایا
عالم بھی یہی - جوہرِ قابل بھی یہی ہیں
اُمّیؐ بھی ہر اک علم میں کامل بھی یہی ہیں

۶

اُمّیؐ نے کچھ اسما تھے جو آدمؑ کو پڑھائے
پھر نوحؑ کو کچھ رازِ مشیّت کے بتائے
داؤدؑ کو نغمے احدیّت کے سکھائے
موسیٰؑ نے بھی عیسیٰؑ نے بھی فیض آپ سے پائے
مکتب میں محمدؐ کے - رسولوں کی جو صف ہے
ثابت متعلم یہ معلم کا شرف ہے

۷

یہ علم تو ظاہر ہے - رہے اب وہ مسائل
جو علمِ خفی بنکے ہوئے قلب پہ نازل
ان میں شبِ اسریٰ کے بھی اسرار ہیں شامل
قوسین کی باتوں میں ہوئے طے یہ منازل
ہمرازِ خدا - حق کے مقرّب ہیں محمدؐ
اللہ مخاطب ہے - مخاطب ہیں محمدؐ

۸

اللہ کو - ان کے ہی سبب خلق نے جانا
جانا ہی نہیں - جان کے پہچان کے مانا
وہ نور کے عالم میں محمدؐ کا زمانا
پڑھنا وہ نمازیں - وہ فرشتوں کو پڑھانا
آغازِ ازل ہی سے ہیں محکوم فرشتے
مولا کی امامت میں ہیں ماموم فرشتے

۹

حمد اتنی ادا کی کہ ہوا نام بھی احمدؐ
پھر حمد سے سوا کی جو عبادت میں جد و کد
اے صَلِّ علیٰ - ہو گئے احمدؐ سے محمدؐ
یہ اسمِ گرامی ہے پسندیدہ سرمد
کیا نام ہے - یہ باعثِ تعظیمِ محمدؐ
اک تاج سرِ حمد پہ ہے میمِ محمدؐ

www.emarsiya.com

۱۰

دنیا میں شب و روز عبادت کا وہ انداز
معبود نے بندے پہ کیا جس کے سبب ناز
سجدے میں جھکے جتنے ہوئے اتنے سرافراز
یہ عبد بھی ممتاز، عبادت بھی ہے ممتاز

پہنچا نہ جہاں کوئی وہاں آج ہے منزل
سجدوں کی یہ رفعت ہے کہ معراج ہو شرما

۱۱

طاعت کے سبب صاحبِ عظمت ہیں محمدؐ
مجموعۂ آئینِ شرافت ہیں محمدؐ
اک نقطۂ اوجِ بشریت ہیں محمدؐ
صلوٰۃ پڑھو، شاملِ طاعت ہیں محمدؐ

کونین میں خالق کی عبادت کا سبب ہیں
کل خلق پہ آدم کی فضیلت کا سبب ہیں

۱۲

تحریر میں قسمت کی عبارت ہیں محمدؐ
تقریر میں قرآں کی فصاحت ہیں محمدؐ
تصویر میں نقاشِ حقیقت ہیں محمدؐ
تنویر میں اک نورِ مشیت ہیں محمدؐ

عاشق ہے خدا جس پہ وہ اک انکی روش ہے
جو حق کی طرف کھینچ لے رخ میں وہ کشش ہے

۱۳

رخ میں وہ کشش ہے کہ فدا جنبۂ مشیت
معبود نے کی پہلے اسی رخ کی زیارت
ہے سامنے وحدت کے یہ آئینۂ وحدت
آتا ہے نظر جس میں ہمہ عالمِ کثرت

لولاک لما کا یہ سراپائے جلی ہیں
مرکز بھی یہی، دائرہ کن بھی یہی ہیں

۱۴

سائے پہ شہنشاہِ رسل کے جو کیا غور
سائے کے نہ ہونے سے بڑھا عزّ و شرف اور
جو وجہ نمایاں تھی وہ ظاہر ہوئی فی الفور
سایہ ہو کہاں نور کا، روشن ہے بہر طور

خلقت کو عبث سائے کے سائے کی طلب ہے
سایہ ہو کہاں اس کا جو خود سایۂ رب ہے

۱۵

سایہ تو ہے موجود نظر آئے وہ کیونکر
یہ بندۂ اللہ ہے اک نور کا پیکر
کہتے ہیں جسے نور وہ جوہر ہے مقرر
سایہ کہیں جوہر کا اگر ہو بھی تو جوہر

جوہر ہے عیاں سب پہ رسولِ عربی کا
اسلام جسے کہتے ہیں سایہ ہے نبیؐ کا

۱۶

فیاض کا پرتو ہے کیوں ایک مکاں پہ
اسلام کی صورت میں ہے سایہ دو جہاں پہ
ہر قدسی و غلماں پہ، ہر اک حورِ جناں پہ
لوح و قلم و عرش، غرض کون و مکاں پہ

ظلمت کدۂ دہر کی تنویر ہے سایہ
احمدؐ کا دو عالم میں ہمہ گیر ہے سایہ

۱۷

معمورۂ ایماں کی ہے تعمیر یہ سایہ
عرفاں کے لئے بیعتِ تقدیر یہ سایہ
اک ضابطۂ زیست کی تحریر یہ سایہ
منسوب سرِ لوح کی تفسیر یہ سایہ

آغاز ہے اسلام کا رشتہ ہے نبیؐ سے
سایہ ہی تو ہے، سلسلہ ملتا ہے نبیؐ سے

۱۸

سایہ بھی نبیؐ کا ہے عجب پرتوِ اعجاز
اس سائے کے اجزا ہیں دو عالم میں سرافراز
جس جزو کو بھی دیکھئے کل کا ہے وہ دمساز
ظاہر میں بھی باطن میں بھی یکساں ہیں یہ انداز

ظاہر میں محمدؐ ہیں، تو باطن ہیں محمدؐ
اوّل ہو کہ آخر ہو سبھی ان میں محمدؐ

www.emarsiya.com

۱۹

ربط انکا عیاں صورت سایہ نبی سے
یعنی ازلی ایک علاقہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔
اک نور کا ۔ اک خون کا رشتہ ہے ۔
ملتا ہوا سب قالب و لہجہ ہے ۔

سایہ ہے وہی جس میں سراپا ابھر آئے
جس جز کو دیکھو تو محمد نظر آئے

۲۰

سائے تھے یہ سب عرش پہ مشغول عبادت
خلقت ہیں یا انہیں خلق دو عالم پہ سبقت
اک انکے ہی اسمائے گرامی کی بدولت
حاصل ہوئی آدم کو فرشتوں پہ فضیلت

عرفاں کا سبق سب نے پڑھایا ہے ملک کو
طاعت کا قرینہ بھی سکھایا ہے ملک کو

۲۱

نہج سے ثابت ہے محمد کی فضیلت
ہر نہج سے ثابت ہے بڑی فقر کی دولت
ہاتھ آئی انہیں سب سے بڑی فقر کی دولت
شاہوں کے شہنشاہ بنے جس کی بدولت
جو حاصل کونین ہے ۔ حاصل ہے وہ نعمت

گنجینے نہاں اور عیاں فقر نے بخشے
وحدت کے سوا ۔ دونوں جہاں فقر نے بخشے

۲۲

ہجرت بھی نبی کی ہے نمونہ پئے انساں
آباد ہوا جس سے ہر اک خطۂ ویراں
صنعت کا فتوحات کا ۔ تبلیغ کا ساماں
ہجرت ہی میں اسرار ترقی کے ہیں پنہاں

جب تک کہ رہے کان میں الماس حزف ہے
ہجرت کا ہر اک گام ترقی کی طرف ہے

۲۳

عالم میں تھا اخلاق محمد کا یہ عالم
کفار بھی کہتے تھے انہیں خلق مجسم
شیریں سخنی ایسی کہ گرویدہ تھا عالم
جو قتل کو آتے تھے وہ بنجاتے تھے ہمدم

اخلاق مثالی تھا جو شاہ مدنی کا
ہے خلق عظیم اک لقب خاص نبی کا

۲۴

کرتا ہے ثنا خلق کی قرآن میں داور
دشمن کی بھی تکلیف گوارہ نہ تھی دم بھر
پھینکے خس و خاشاک جو سلطان پیمبر
اس کی بھی عیادت کے لئے جائیں پیمبر

دشمن پہ کرم ۔ حد ہے یہ بس نفس کشی کی
یہ شان ہے اللہ کی ۔ یا اس کے نبی کی

۲۵

جو خلق مجسم ۔ وہی رحمت بھی مجسم
کرتا رہا اصلاح جہاں مصلح عالم
کوشاں رہا انساں کی ترقی میں جو پیہم
اقوام کا لاریب ہے ۔ وہ محسن اعظم

ہر دور کی ۔ آزادئ انساں کا محرک
ہے آج بھی اصلاح نمایاں کا محرک

۲۶

جو فرق تھا اقوام کے مابین مٹایا
ہر نسل کو ۔ ہر خون کو اک صف میں بٹھایا
پستی سے اٹھیں بام ترقی پہ چڑھایا
تعمیر سے دنیا کا ہر اک کام بنایا

دی جہاں ، شافع امت ہیں محمد
دنیا میں بھی عقبیٰ میں بھی رحمت ہیں محمد

۲۷

دستور معیشت کی کمی آپ نے تمہید
یہ حکم دیا قوم کو ناقابل تردید
حل مسئلہ آپس میں سبھی قائل توحید
کی ارکوں کو انسانوں کا حق دینے کی تاکید

اس طرح نہ کی خدمت اقوام کسی نے
دنیا کو دیا ضابطہ عام نبی نے

www.emarsiya.com

۲۸
وہ ضابطۂ عام ہے تحریر میں قرآں
جو بزم جہاں میں حق و باطل کا ہے فرقاں
جو قلزم حکمت ہے جو اک چشمۂ عرفاں
اس چشمۂ عرفاں پہ محمد کا ہے احساں

تعلیم سے تلقین سے فرقان بنایا
یاسین نے قرآن کو قرآن بنایا

۲۹
تعلیم کئے آپ نے قرآں سے احکام
تہذیب و تمدن کی روش جس سے ہوئی عام
عالم کو دیا آشتی و امن کا پیغام
وہ امن ترقی کا جو ضامن ہے بہر گام

یہ طور یہ عنوان، محمد نے بنایا
انسان کو انسان محمد نے بنایا

۳۰
یہ حالِ شجاعت تھا شہنشاہ رسل کا
مرعوب انھیں کر نہ سکی کفر کی دنیا
للکارا تھا کفار کو پہلے تنِ تنہا
پڑھوا کے سبھی تم سے توحید کا کلما

اسلام کو اسلام محمد نے بنایا
توحید کا ہر کام محمد نے بنایا

۳۱
ماہر تھے فنِ جنگ کے بھی احمد مختار
اسلام کی فوجوں کے ہوئے اسلئے سالار
وہ آپ کی ہیبت تھی کہ تھراتے تھے کفار
ڈھارس تھے یہی لشکر حق کی دم پیکار

کچھ ایسی ہی شوکت تھی رسول عربی کی
حیدر سا بہادر تھا اطاعت میں نبی کی

۳۲
اک منزلت خاص ہے معراج کی وہ رات
جس رات میں مشہور ہے پردے کی ملاقات
بے روح امین وحی الٰہی کا ہے اثبات
بے واسطہ جو بات ہوا اس بات کی کیا بات

جب نام خدا لکھ گیا۔ پیغام کا پردہ
اللہ و محمدؐ میں رہا نام کا پردہ

۳۳
اوصاف رسل ذاتِ محمد میں تھے یکجا
اعجاز دکھائے شہِ کونین نے کیا کیا
جو معجزے اوروں کو ملے تا بہ مسیحاؑ
سرکار رسالت نے وہ سب پائے ہیں تنہا

جو ساری کتب میں ہے وہ اس ایک ورق میں
جوہر ہیں رسلؑ کے اسی آئینۂ حق میں

۳۴
اس نور مجسم کا، یہ اعجاز ہے پہلا
آدم کو فرشتوں نے کیا عرش پہ سجدا
تشکیل ہوا خاک سے جب آپ کا پتلا
داخل نہ ہوئی روح کہ ظلمت تھا سراپا

پتلے کو ملی جس سے ضیا نور نبی تھا
آدم کو صفی جس نے کیا ۔۔۔

۳۵
سجدہ جسے کہتے ہیں فرشتوں کا صفی کو
تھا سجدۂ تعظیم رسول عربی کو
سجدہ نہ کیا صرف ملائک نے نبی کو
خالق کے سلام آتے ہیں شاہ مدنی کو

خالی ہوں جو صلوٰۃ سے معمول نمازیں
واللہ نہ ہوں گی کبھی مقبول نمازیں

۳۶
اب حال سنیں نوحؑ کے اعجاز کا احباب
طوفان ہوا آپ کی نفرین سے بیتاب
پانی کے ہر سمت نظر آتے جو سیلاب
سیلاب میں سب ڈوب گیا عالم اسباب

دنیا کا مصیبت میں گرفتار تھا بیڑا
جو نوحؑ کی کشتی میں رہے پار تھا بیڑا

www.emarsiya.com

٣٧

ظاہر ہے یہاں بھی شہِ بطحا کی فضیلت
اے صل علیٰ آپ بہر نہج تھے رحمت
رحمت کا تقاضا ہے محبت ہی محبت
ہوتے ہوئے رحمت کے بھلا خلق ہو غارت
ہاں لمحہ میں سیراب ہیں خلقت کا سبب ہیں
یہ بحرِ کرم - بارش رحمت کا سبب ہیں

٣٨

قائم ہے جہاں آپکی رحمت کی بدولت
ہر تن میں ہے جاں آپکی رحمت کی بدولت
کل امن واماں آپ کی رحمت کی بدولت
ہستی ہے جواں آپ کی رحمت کی بدولت
ہیں نوحؑ اگر آدمِ ثانی تو بجا ہیں
احمدؐ بھی مگر خیر البشر خیر الوریٰ ہیں

٣٩

ہے نوحؑ کی کشتی کا بڑا خلق میں شہرہ
وقتی تھا وہ اعجاز - نشاں اب نہیں جسکا
ہے آلِ عبا - شاہِ رسالت کا سفینا
جو حشر تلک خلق کا ہے مامن و ملجا
گرداب سے ہر قلزمِ عصیاں کے بچا کر
اک بار اتاریگا یہ کوثر ہی پہ جا کر

٤٠

اعجازِ خلیلی تو یہ آزر سے ہے اظہار
توڑے تھے وہ اصنام کہ ٹوٹا دلِ کفار
لکھا ہے کہ پیدا ہوئے جب احمدِ مختار
بت جتنے تھے دنیا میں گرے منہ کے بل اس بار
مولا کا جو منظورِ نظر ہو گیا کعبہ
بتخانے سے اللہ کا گھر ہو گیا کعبہ

٤١

یوں خانۂ معبود کا اقبال بڑھایا
کعبہ بھی بنایا اسے قبلہ بھی بنایا
مرکز کا دوبارہ اسے اعجاز دلایا
اس سمت زمانے کا سرِ عجز جھکایا
دن رات صدائیں ہیں نمازوں کی دعا کی
اب دیکھئے کعبے میں ذرا شان خدا کی

٤٢

اک خواب خلیلِ احدی نے جو یہ دیکھا
قرباں - رہِ خالق میں پسر کرتے ہیں بنا
خود چاند سے بیٹے کو پئے ذبح لٹایا
آنکھوں پہ مگر ڈال لیا آپنے پردہ
جب کاٹ چکے حلق تعجب یہ بڑا تھا
دنبے کا وہاں - جائے پسر خون بہا تھا

٤٣

قربانیٔ شاہنشہ بطحا کا سنو حال
شبیرؑ محمدؐ کا وہ بیٹا ہے خوش اقبال
قرآں نے کبھی ابن کہا جس کو کبھی آل
خوش ہو کے نبیؐ جس پہ فدا کر گئے اک لال
منظور کیا اس کی شہادت کو نبی نے
کی مہر بھی محضر پہ رسولِ عربی نے

٤٤

تھا جانِ خلیلؑ آنکھوں کا ہاں باپ کی تارا
دم بھر کی جدائی نہ پسر کی تھی گوارا
خواہش تھی کہ قرباں رہِ حق میں ہو یہ پیارا
دیکھا نہ مگر آنکھوں سے مقتل کا نظارا
اب دیکھو تحمل کو رسولِ عربی کے
مقتل کو چلے ساتھ حسینؑ ابن علیؑ کے

٤٥

ہر گام سفر میں رہے شبیرؑ کے ہمراہ
دیکھے وہ صعوبات کہ دل جن سے تھا آگاہ
تھا پیشِ نظر ذبح کا ہر منظرِ جانکاہ
رونے کا تو کیا تذکرہ ہے کی نہ کبھی آہ
گزری ہے کڑی کب یہ خلیلِ احدی پر
ٹوٹے جو مصائب کے پہاڑ اپنے نبی پر

www.emarsiya.com

۴۶
اک اور ہے اعجازِ خلیلِ کرم اطوار
جب آتشِ نمرود بھڑکنے لگی اک بار
پھینکے گئے اس آگ میں یہ حق کے پرستار
چنگاریاں گل ہوگئیں شعلے ہوئے گلزار
یہ پاس کی باتیں ہیں نہ دور کی باتیں
ہے نور کا مضمون کشش نور کی باتیں

۴۷
جب گلشنِ عالم میں محمدؐ ہوئے پیدا
آتش کدۂ کفر عجم میں ہوا ٹھنڈا
فاران سے ایران کا ہے فصل ہویدا
مکے سے گری جا کے کہاں برق تجلی،
یاں سرد کیا۔ اہل شرارت کے شرر کو
محشر میں بجھائیں گے یہی نارِ سقر کو

۴۸
جس طرح ہوئی بہرِ خلیل آگ گلستاں
ان کی بھی اسی طرح ہوئیں مشکلیں آساں
کفار جو آئے پئے قتلِ شہِ ذیشاں
اندھا ہوا کوئی تو کوئی رعب سے لرزاں
حق نے انھیں غاروں میں، بیاباں میں بچایا
اعدا سے انھیں جنگ کے میداں میں بچایا

۴۹
یعقوبؑ کا تھا حضرت یوسفؑ سا حسیں لال
اکبرؑ سا جمیل احمد مختار کی ہے آل
فرزند کی فرقت میں ہوا ان کا برا حال
دیکھا مگر آخر کو جگر بند کا اقبال
مقتل میں محمدؐ نے عجب سانحہ دیکھا
اکبرؑ کو سرِ خاک تڑپتا ہوا دیکھا

۵۰
یوسفؑ تھے حسیں ایسے کہ ہے حسن کا چرچا
مشہور ہے عالم میں کہ عاشق تھی زلیخا
احمدؐ کا مگر حسن کہیں ان سے سوا تھا
وہ حسن کہ خود خالقِ ازل جس کا تھا شیدا
مطلوب زلیخا ہیں یہ مطلوب خدا ہیں
یہ حسن کی معراج کہ محبوب خدا ہیں

۵۱
یوسفؑ تو بتاتے تھے فقط خواب کی تعبیر
حضرت کا ہے وہ علم کہ پڑھ دیں خطِ تقدیر
ایسا خطِ تقدیر کہ دیکھا کرے تدبیر
دل پہ قلمِ کاتبِ قدرت کی ہے تحریر
جو اس میں لکھا ہے وہ نہ اب بیش نہ کم ہے
مستقبل و ماضی کا ہر اک حال رقم ہے

۵۲
واں ہود کے غصے سے ہوا حشر نمودار
پتوں کی طرح اڑتے تھے امت کے گنہگار
یاں غزوۂ خندق میں مصلے پہ جو اک بار
مصروفِ دعا رن میں ہوئے احمدؐ مختار
لبیک کہی عرش سے تائید خدا نے
فوجوں کو کیا زیر و زبر تند ہوا نے

۵۳
صالحؑ کے لیے سنگ سے ناقہ ہوا پیدا
قبضے میں محمدؐ کے عناصر کی تھی دنیا
چٹان کو اک بار جو فرمایا اشارا
جو قتل کو آئے تھے وہ پس کر ہوئے پسپا
گو ناقۂ صالحؑ بھی دہن کھول رہا تھا
ناقہ مرے مولا کا مگر بول رہا تھا

۵۴
داؤدؑ کے نغموں کی ہے کل خلق میں شہرت
صحرا کے پرندان کے تھے دمساز عبادت
اس ضمن میں بھی احمدِ مرسل کو ہے سبقت
وہ لحن کہ خود گوش بر آواز ہے قدرت
ہے وقتِ تلاوت یہ شرف ان کی صدا کا
تا عرش فرشتوں میں ہے غل صلِ علیٰ کا

www.emarsiya.com

۵۵
آہن کو کیا نرم خدا نے پئے داؤدؑ
اس راہ میں کب راہ ہے اس شاہ کی محدود
فولاد ہو یا سنگ پئے احمدؐ ذی جود
دریائے کرامت کے ہیں سب گوہر مقصود

آہن سے جو کفار کے دل سخت ہوئے تھے
احمدؐ کے لئے موم وہ یک لخت ہوئے تھے

۵۶
شہرت ہے کہ اڑتے تھے ہواؤں میں سلیمانؑ
لیکن ہوئی معراج نہ ان کو کسی عنوان
گو تخت سلیمانؑ تھا عجب صنعت یزداں
رفرف کی مگر اس پہ فضیلت ہے نمایاں

محدود تھی اس تخت کی پرواز فضا تک
رفرف ہے کہ پہنچا دیا بندے کو خدا تک

۵۷
اللہ نے شاہی جو سلیمانؑ کو بخشی
مانا کہ حکومت تھی نہ اس دور تک ایسی
آج اس کا نشاں ہے نہ کہیں نام ہے باقی
قائم مگر اس وقت بھی شوکت ہے نبیؐ کی

دنیا میں بھی عقبیٰ میں بھی احمدؐ کی ہے شاہی
حد ہے کہ دلوں پر بھی ہے محمدؐ کی ہے شاہی

۵۸
پلٹا تھا سلیماںؑ کے لئے مہر منور
مشہور ہیں اس باب میں اعجاز پیمبرؐ
خورشید بھی ڈوب کے ابھرا پئے حیدرؑ
دو ٹکڑے کئے چاند کے احمدؐ نے برابر

تارا جو اتارا گیا منزل میں علیؑ کی
رفعت ہے سلیماں سے سوا انکے وصی کی

۵۹
نعمات یہ خالق نے سلیمانؑ کو بخشیں
سب تابع و محکوم تھے جن ہوں کہ شیاطیں
یاں معجزہ جو ہیں مومن تو کتاب انکا ہے آئیں
آیت کے چراغوں سے مگر جلتے ہیں یہ دیں

احمدؐ سے ولا جن کو ہے ڈرتے نہیں جن سے
شیطان کے منصوبے ملے خاک میں ان سے

۶۰
ہیبت وہ بٹھائی ہے فقط نام نے انکے
شیطان تو آتا ہی نہیں سامنے ان کے
ناکام کیا شوم کو ہر گام نے ان کے
رکھا نہ کہیں کا اسے اسلام نے ان کے

ممکن تھا کہ سب ملتے شیطاں کی خدائی
احمدؐ کے سبب رہ گئی یزداں کی خدائی

۶۱
افضل ہیں سلیماںؑ سے تو احمدؐ کے نواسے
بلقیس کا تخت آیا اگر ملک سبا سے
آئے ہیں لباس انکے لئے خلد علا سے
نازل ہوئے فردوس کے پھل حکم خدا سے

مامور اگر کام پہ جنات وہاں تھے
جبریلؑ سے قدسی پئے خدمات یہاں تھے

۶۲
موسیٰؑ نے تکلم جو کیا حق سے سر طور
قوسین کی باتیں جو ہیں سب خلق میں مشہور
عظمت شب اسرا کی دکھلانا تھی منظور
پیش خدا عرش پہ پہنچے، وہ رہے دور

اک برق تجلی سے وہ بیہوش پڑے تھے
یہ بیچ میں جلووں کے سر عرش کھڑے تھے

۶۳
واں وحی ہوئی مادر موسیٰؑ پہ جو نازل
یاں ہے یہ شرف آمنہ بی بی کو بھی حاصل
واں انکا نگہبان تھا فرعون سا قاتل
یاں قریہ میں موجود ابو جہل سا جاہل

دشمن جو زمانہ تھا سب اس عربیؐ کا
ہر گام پہ اللہ محافظ تھا نبیؐ کا

www.emarsiya.com

۶۴

فرعونیوں کے مال وہاں ہو گئے پتھر
پتھر بھی یہاں ہو گئے دم میں ڈر و گوہر
جب چاہتے موسیٰؑ تو عصا بنتا تھا اژدر
یاں معجزۂ شاہِ رسل اس سے ہے بڑھ کر

عظمت جو دکھانا تھی شہنشاہ زماں کی
سب لکڑیاں افعی ہوئیں کافر کے مکاں کی

۶۵

موسیٰ کے عصا سے کہیں بہتر ہے وہ تلوار
احمد کو جو دی حق نے احد میں دم پیکار
انعام تھی حق کا۔ وہ پئے حیدرِ کرار
اصنام شکن۔ قہرِ خدا۔ قاتلِ کفار

سر موذیوں کے مثلِ قضا چڑھتی تھی رن میں
افعی کی طرح گھٹتی اور بڑھتی تھی رن میں

۶۶

موسیٰ کے لئے نیل میں پیدا ہوئی اک راہ
لکھا ہے سفر میں تھے رسولوں کے شہنشاہ
بارش ہوئی شدت سے سرِ راہ جو ناگاہ
پانی کے سبب ہو گئی مسدود گزرگاہ

ہے خاتمہ قدرت کا رسولِ دو جہاں پر
پیدل مع احباب چلے آپ رواں پر

۶۷

اک کوہِ گراں راہ میں تھا شاہ کی حائل
حضرت کی دعا سے ہوا ٹل جانے پہ مائل
پیدا ہوئے دم بھر میں گزرنے کے وسائل
خود دیکھ لیں وہ "نخلِ نبی" جو نہیں قائل[1]

اسباب و مواقع کے یہ پابند نہیں ہیں
راہیں کہیں مولا کے لئے بند نہیں ہیں

۶۸

موسیٰ کے لئے دشت میں چشمے ہوئے جاری
شہ خود ہی تھے بحرِ کرم و رحمتِ باری
صحرا میں عطش سے جو نقاہت ہوئی طاری
ٹھوکر سے بہے آپ کی چشمے کئی باری

موسیٰ میں کہاں قدرتِ سلطانِ زمن تھی
انگشت سے بچپن میں رواں نہرِ لبن تھی

۶۹

موسیٰ کو ہوا تھا من و سلویٰ جو عنایت
نازل ہوا مولا کے لئے میوۂ جنت
مشہور ہے زہراؑ و علیؑ کی بھی کرامت
حدیہ ہے کہ فضہ کو میسر تھی یہ نعمت

کچھ فرق نہ تھا نعمتِ دنیا و جناں میں
فردوس تصرف میں رہا ان کے جہاں میں

۷۰

موسیٰؑ پہ کیا ابر نے سایہ فقط اک بار
احمد پہ یہ سایہ تھا ہر اک وقت نمودار
واں اک یدِ بیضائے کلیمی تھا ضیا بار
ہر مو ہے محمد کا یہاں مطلعِ انوار

اللہ رے جلوہ۔ رخِ محبوبِ خدا کا
عالم میں اجالا ہے اسی شمعِ ہدا کا

۷۱

ادریسؑ نے پائی ہے اگر زیست میں جنت
ہے عرشِ علی منزلِ سلطانِ رسالت
مخصوص انھیں سے ہے یہ خالق کی عنایت
ذکر ان کا ہے ہمراہِ خدا شاملِ طاعت

قدرت سے انھیں قربتِ کامل ہے جہاں میں
کلمے میں تشہد میں اقامت میں اذاں میں

۷۲

طفلی میں جو یحییٰؑ کو ملا علمِ خداداد
یہ علم وہی ہے جو محمد کی ہے ایجاد
یحییٰؑ کی شہادت بھی قیامت کی ہے روداد
ان سے بھی زیادہ ہوئی شبیر پہ بیداد

دونوں میں بڑا فرق ہے وہ کیا ہیں یہ کیا ہیں
وہ صرف شہید اور یہ شاہِ شہدا ہیں

[1] یہ درخت طائف کے راستہ میں ہے۔ اسکا نام عمدۃ الحق ہے۔

۷۵

علیؑ کی گود میں عباسؑ رفعت و عظمت
احمد کو فضائل میں نہ تھی کم کسی سے نسبت
گویا ہوا گہوارے میں وہ بعد ولادت
پالنے میں ماں سے کیا تکلم کی صورت

اس بات سے ظاہر ہے تفاوت جو کھلا ہے
قرآن نے انجیل کو منسوخ کیا ہے

۷۶

جب حال پسر کو جو ابا کو جو ولادت کا کیا اظہار
لے کر وہ پہنچے تو رسولؐ فلک آثار
بچپن ہی میں فضیلت سے جب روح دو بار
چمکا در علمی کا اس بار

گونگے کو زباں کور کی آنکھوں کو ضیا دی
آئینہ اعجاز مسیحی کو جلا دی

۷۷

محبوب عاشق نے سینے سے لگاتے ہوئے دیکھا
رخ جسے عرش میں سر کے پہنچتے ہوئے دیکھا
خیموں کی طرف پیاس سے تڑپتے ہوئے دیکھا
نیزہ دل ابن حسن میں کھیلتے ہوئے دیکھا

حال بکھرا اکبرؑ سے نہ منہ موڑ رہی تھی
احمد کی جوانی تھی کہ دم توڑ رہی تھی

۷۸

اعجاز سے پہنچا یہ شفا پائے تھے بیمار
فضائل میں احمد کے سبھی ہوا اظہار
پہنچے تب سے پیغمبر کی طرح کوئی دلدار
وہ کرو وعدہ وہی ہوتا ہے عیاں

کیا ہے جو ملی جان بھی عیسٰیؑ سے کسی کو
حاصل ہے یہ اعجاز تو احمد کے ولی کو

۷۹

عالم پہ بھی تھی
القصہ فضیلت انھیں پہنچی تھی
اشارے کو دربار میں توقیر سے ادا رہی تھی
مدد و صفات سب ان کی وارثی تھی
سچ یہ ہے کہ احمد کی ہر بات نرالی تھی

لیکن بخدا احمدؑ ثانی کی شہادت
گویا ہے محمدؐ کی جوانی کی شہادت

۸۰

آئے کہیں اور کہیں کہیں
تصویر میں اور سینے سے اندر
نالوں سے بڑھ گیا یہ جو کہیں مضطر
زینب کی طرف جا کے پہنچے
مقتل کی طرف جاتے ہیں

شبیرؑ کا نوحہ یہ بصد آہ و فغاں ہے
اللہ بتا دو کہ مرا چاند کہاں ہے

۸۱

ناوک وشمشیر
میدان میں جب چلے تیر لگا تیر
نگاہ میں زخم تھا کر کے تاثیر
زخم وہ دست مشکل تصویر
سہی ان کے آنکھوں کی تدبیر

سابق سے بھی وہ نور و ضیا میں جو بڑھی تھی
پتلی وہی مردم کی نگاہوں میں چڑھی تھی

۸۲

جب پسر کا رن میں
وہ اک سینے پہ جسم زخمی
جو نور ازل تھا وہ جوانی بھی یہیں
یہ نہیں وہی اس جگہ سے

مقتل میں قریب گئے گردن جو خدا اٹھا
احمد کی شہادت کا سماں دیکھ رہا تھا

۸۳

تنہا میں کہ یہاں آیا ہو
جو آواز سنا دو
شکر کرو کہ جہاں یہ دیکھا
زینبؑ نہیں کہ بیمار ہے
طاقت نہیں اب

عباسؑ سے طاقت تھی نہیں وہ بھی جہاں نہیں
تم کو جو ذرا دیکھ لوں جان آئے گی جان میں

www.emarsiya.com

٨٢

جز ذاتِ خدا کوئی یہاں اب نہیں میرا
ہر سمت سے آلام و مصائب نے ہے گھیرا
اپنے لئے یکساں ہے وہ شب ہو کہ سویرا
بے نورِ نظر اب ہے اندھیرا ہی اندھیرا
آئے انکی ہوا۔ تو ہی مرا درد مٹا دے
جی جاؤں جو خوشبو مرے یوسف کی سونگھا دے

٨٥

اک ظلم کا نیزہ جو کلیجے میں لگا ہے
اس زخم سے اک خون کا فوارہ بہا ہے
ماتھے پہ پسینہ بھی ہے منکا بھی ڈھلا ہے
شہزادہ پڑا خون میں دم توڑ رہا ہے
طاری ہے غشی ہاتھ سے تھامے ہیں جگر کو
کچھ ہوش جو آتا ہے بلاتے ہیں پدر کو

٨٨

لے جائے جو شبیر یہ میں کسی وقت مقدر
صغرا سے یہ کہدیں کہ خجل تم سے ہے اکبر
مل جاتی اگر موت سے مہلت ہمیں دم بھر
ہم آتے سر آنکھوں سے تمہیں لینے کو خواہر
انسان سے ٹلتے نہیں احکام قضا کے
بہلائیو جی اب علی اصغرؑ کو کھلا کے

٨٣

بے تاب تھے دیدارِ پسر کو شہِ دلگیر
ہر سمت نظر آتی تھی فرزند کی تصویر
روتے ہوئے گرتے تھے کبھی خاک پہ شبیرؑ
حسرت سے کبھی تکتے تھے سوئے فلکِ پیر
کہتے تھے کبھی آس بس اب چھوٹ گئی افسوس
ارمانوں کی دنیا ہی مری لٹ گئی افسوس

٨٦

رونے لگے شہ اکبرؑ مہرو سے لپٹ کر
فرمایا کہ اے لال پھرا ہم سے مقدر
پیری نے دکھایا ہمیں جانکاہ یہ منظر
ہم جیتے رہے آہ چلے تم سوئے کوثر
فرزندِ رسول الثقلین آیا ہے بیٹا
اب آنکھ تو کھولو کہ حسینؑ آیا ہے بیٹا

٨٩

رخصت ہے یہ ناچار خدا حافظ و ناصر
- - - - - - اے سید ابرار
- - - - - - مغموم و دل افگار
- - - - - - کنبے کے عزادار
سجادؑ کو دم بھر جو افاقہ ہو غشی سے
آداب مرا کہئے گا بیمار اخی سے

٨٤

دریا کی طرف مڑ کے کبھی کہتے تھے سرور
عباسؑ خبر بھی ہے تمہیں کھو گئے اکبرؑ
قسمت نہ کسی باپ کو دکھلائے یہ منظر
روتے ہوئے پہنچے جو یونہی لاشِ پسر پر
دیکھا کہ دمِ نزع کا جانکاہ سماں ہے
زخموں سے بدن چور لہو تن سے رواں ہے

٨٧

بیٹے نے سنی باپ کی آواز جو اک بار
کی عرض کہ تسلیم ید اللہ کے دلدار
تقصیر مری عفو کریں سید ابرار
تعظیم کو بھی اٹھ نہ سکا آہ یہ ناچار
اجڑا ہوا گھر سرورِ ذیجاہ کو سونپا
ہم جاتے ہیں بابا تمہیں اللہ کو سونپا

٩٠

کہتے ہی یہ دنیا سے سفر کر گئے اکبرؑ
دم توڑتے دیکھا کئے فرزند کو سرور
فرمایا جواں لال کے لاشے سے لپٹ کر
کیوں چپ ہوئے کچھ منہ سے کہو اے مرے دلبر
کیا ہم سے بچھڑ کر سوئے کوثر گئے بیٹا
جی بھر کے نہ باتیں ہوئیں تم مر گئے بیٹا

www.emarsiya.com

۹۱

میں لٹ گیا پردیس میں خالق کی دہائی
اٹھارہ برس کی مری اجڑی ہے کمائی
تم مر گئے اے لال مجھے موت نہ آئی
تقدیر نے یہ خون بھری شکل دکھائی

تصویر مٹی آج رسولِ عربی کی
دنیا ہوئی محرومِ زیارت سے نبی کی

۹۲

مقتل میں یہاں روتے تھے فرزند کو سرور
واں خیمے میں تھیں اشک فشاں آپکی خواہر
رو رو کے یہ کہتی تھیں کہ اے خالق اکبر
دکھیاری کے جینے کا سہارا ہے اب اکبر

ان سے بھی جو بچھڑی تو کدھر جائیگی زینب
کچھ ہو گیا اکبر کو تو مر جائے گی زینب

۹۳

اس فکر میں زینب تو یہاں در پہ کھڑی ہے
شبیر پہ مقتل میں قیامت کی گھڑی ہے
فرزند کی میت جو سرِ خاک پڑی ہے
کس طرح اٹھائیں گے اسے فکر بڑی ہے

بچے کی ہے میت نہ کہن سال کا لاشہ
پیری میں اٹھانا ہے جواں لال کا لاشہ

۹۴

کس یاس سے بھائی کو پکارے کہ اب آؤ
عباس مرے شبیر کی میت کو اٹھاؤ
قاسم ہیں کہاں رن میں انھیں جلد بلاؤ
ہمراہ حبیب ابن مظاہر کو بھی لاؤ

مظلوم کی غربت پہ ترس کھاؤ برادر
جلد آؤ مدد کو مری جلد آؤ برادر

۹۵

بے کس کی مدد کے لیے جب کوئی نہ آیا
خود کس کے کمر شیر کے لاشے کو اٹھایا
ڈیوڑھی کے قریب آ کے حرم کو یہ سنایا
لو بی بیو نوشاہ مرا دشت سے آیا

لاش آئی جو خیمے میں تو کہرام مچا تھا
منظورؔ وہ ماتم تھا کہ اک حشر بپا تھا

(نوٹ)

مذکورہ بالا مرثیہ میں جو معجزات نظم کئے گئے ہیں وہ ساغرِ محجوبی مصنفہ سید اولاد حسین سجاد مرحوم آثارِ حیدری (تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام) و دیگر کتب میں ملاحظہ فرمائیے

منظور

رُباعی

مولا جو میرا غالب ہر غالب ہے
اک روحِ عمل۔ علم کا اک قالب ہے
ہے مرثیہ میں مدحِ علیؑ سے مطلب
مطلوب میرا ابن ابی طالب ہے

قطعہ

کوئی ناحق حق سمجھ بیٹھا علیؑ کو اور کوئی
حق کا واحد خانہ زاد محترم سمجھا انھیں
ذاتِ حیدرؑ کے سمجھنے میں ہوئی سب سے خطا
کچھ نصیری بہکے اور کچھ ہم نے کم سمجھا انھیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ

در احوال حضرت علیؑ علیہ السلام

مطلع

تاجِ سرِ حیات ہے عصمت جہان میں
چہرہ مشتمل بر "عصمت"

www.emarsiya.com